REGD No. L. 5254

555

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

۲ ذیقعدہ

فی پرچہ ۱۰؍

جلد ۱۰/۴۵ ۔ ۱۲؍ احسان ۱۳۳۵ ھش ۔ ۱۲؍ جون ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۱۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت ناساز ہے احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے توجہ اور الحاح سے دعائیں کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم سیکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں

مری ۸ جون " حضرت صاحب کی طبیعت علیل ہے۔ حضور جمعہ میں بھی تشریف نہیں لا سکے۔ خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔"

مری ۹ جون۔ صحت ویسی ہی ہے۔ کل جو اعصابی صدمہ پہنچا تھا اس کا اثر بھی چل رہا ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں کریں۔

برطانیہ نے سویز کے علاقہ سے اپنی آخری فوجیں نکالنی شروع کر دیں

اس اہم اڈہ پر سے برطانیہ کے اسی سال پرانے قبضہ کا اختتام

قاہرہ ۱۱ جون۔ برطانیہ نے سویز کے علاقہ سے اپنی آخری فوجیں نکالنی شروع کر دی ہیں اس طرح اس اہم اڈے پر سے برطانیہ کا اسی سال پرانا قبضہ ختم ہو رہا ہے۔ کل سے باقی ماندہ برطانوی فوج نے اپنا سامان جہازوں میں لادنا شروع کر دیا ہے یہ سامان اور اس اڈے پر مقیم فوجوں کو قبرص بھیجا جا رہا ہے۔ حکومت مصر نے اس مہینے کی ۱۸ تاریخ کو سرزمین مصر سے برطانوی فوجوں کی واپسی پر خوشی منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس موقعہ پر جو تقریبات منعقد کی جائیں گی۔ ان میں متعدد دوست ممالک کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو انتڑیوں میں سوزش چل رہی ہے۔ کل دن بھر اعصابی بے چینی بھی رہی اور سینہ میں گھٹاؤ سا محسوس ہوتا رہا۔ آج بھی قریباً وہی حال ہے احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کے لئے دعا کی تحریک

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب جو ایک قدیم صحابی اور سلسلہ کے ممتاز بزرگوں میں سے ہیں۔ مری جا کر دمہ اور پیشاب کی تکلیف سے بیمار ہو جانے کی وجہ سے راولپنڈی کے ہسپتال میں داخل کرا دیئے گئے تھے۔ ان کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ کہ اب وہ راولپنڈی سے لاہور کے میو ہسپتال میں منتقل ہو گئے ہیں۔ جہاں بندش پیشاب کے تعلق میں ان کا چھوٹا اپریشن ہو چکا ہے۔ اور بڑا اپریشن چند دن میں ہونے والا ہے۔ احباب کرام حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب کرے اور جلد صحت دے۔ ربوہ ڈسپنسری کے ابتدائی نیکی اور دعا گوئی کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب ایک بہت قابل قدر وجود ہیں۔ ان کی عمر خدا کے فضل سے ۸۷ سال کی ہے۔ مگر قریب کے زمانہ تک ان کی عام صحت بہت اچھی رہی ہے۔ ایسے بزرگوں کا وجود جماعت کے لئے بڑی برکت کا موجب ہے خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

— مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب از مری —

مری ۱۰ جون۔ چند دن سے حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی تھی مگر کل ایک دفتری بے ضابطگی کا علم ہونے پر یکدم اعصابی صدمہ پہنچنے کی وجہ سے حضور کی طبیعت بہت خراب ہو گئی۔ جس کا اثر آج بھی ہے۔ اور اب تک حضور کی طبیعت بہت خراب ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے حضور خطبہ جمعہ بھی نہیں پڑھا سکے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز کارکنان صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید و احباب جماعت کی خدمت میں یہ بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے مفوضہ فرائض بطریق احسن سرانجام دیں۔ تا حضور کو ان سے خوشی حاصل ہو اور بیماری کا اثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد از جلد کامل طور پر دور ہو جائے۔ حضور کی خدمت میں کوئی ایسی بات یا خبر نہ پہنچائی جائے۔ جس سے حضور کو تکلیف پہنچے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

روسی وزیر خارجہ کو لبنان آنے کی دعوت

بیروت ۱۱ جون۔ لبنان کے وزیر خارجہ جناب سلیم لاہوت نے کہا ہے کہ روس کے وزیر خارجہ مسٹر شیپی لوف کو لبنان آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ وہ قاہرہ میں یوم انخلاء کی تقریبات میں شرکت کرنے کے بعد وہاں سے بیروت آئیں گے۔ اور لبنان کے لیڈروں کے ساتھ خاص طور پر مسئلہ فلسطین کے بارے میں بات چیت کریں گے

چوہدری عبد اللہ خان صاحب کے لئے دعا کی تحریک

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

کراچی سے اطلاع ملی ہے کہ عزیزم مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی بہت بیمار ہیں۔ اور بیماری تشویشناک نوعیت کی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کا وزن بڑی سرعت سے کم ہوتا جا رہا ہے۔ چوہدری عبد اللہ خان صاحب جماعت کے مخلص ترین نوجوانوں میں سے ہیں۔ اور انہوں نے جو جماعتی خدمات کراچی میں سرانجام دی ہیں۔ وہ بہت ہی قابل قدر ہیں۔ صحابہ کرام اور مخلصین جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ چوہدری عبد اللہ خان صاحب موصوف کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت عطا کرے۔ اور جماعت ۴۴

تعلیم الاسلام کالج کنووکیشن

ڈگری لینے والے طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کالج کنووکیشن ۱۷ جون بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح کالج ہال میں منعقد ہوگی۔ ریہرسل ۱۶ جون کی شام کو ٹھیک چھ بجے ہوگا۔ جملہ طلباء سے درخواست ہے کہ ۱۶ جون کو ۵ بجے تک اپنے گاؤن اور ہڈ کے ساتھ کالج پہنچ جائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ جون ۵۶ء

تعلیم الاسلام کالج کیوں؟

اس امر کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ ہر احمدی طالب علم کو جو کالج میں داخلہ لینا چاہتا ہے۔ صرف تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لینا چاہیئے۔ جہاں تک غور کیا جائے۔ سوائے نہایت غیر معمولی استثنائی صورت کے کسی احمدی طالب علم کے لئے کوئی عذر نہیں ہے۔ کہ وہ ربوہ کو چھوڑ کر کسی اور جگہ اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے جائے۔ اگر صرف اخراجات کو ہی دیکھا جائے۔ تو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں یقیناً ہر دوسری جگہ سے کم اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ کیونکہ ایک اچھے طالب علم کے لئے یہاں مالی امداد کے سب کالجوں سے بہت زیادہ امکانات موجود ہیں۔ اس لحاظ سے مالی سوال دراصل کوئی سوال ہی نہیں۔ اگر اعلیٰ تعلیم ضروری ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے کسی نہ کسی کالج میں داخلہ لازمی ہے۔ تو اصل سوال یہ ہے۔ تعلیم الاسلام کالج کے مقابلہ میں دوسرا کالج کیوں؟

کیا اس لئے کہ دوسرے کالج میں تعلیم کا معیار بلند تر ہے؟ ذرا پچھلے سالوں کے نتائج کا ریکارڈ ملاحظہ فرمائیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ تعلیمی معیار کے لحاظ سے بھی تعلیم الاسلام کالج ہی بہترین کالج ہے۔ پھر اس کو چھوڑ کر دوسرے کالج میں کیوں جایا جائے؟

ہم نے جو کچھ اوپر عرض کیا ہے۔ محض منفی حیثیت رکھتا ہے۔ آیئے ذرا مثبت پہلو سے بھی غور کریں۔ سب سے پہلی بات جو آپ کو بھی اچھی طرح معلوم ہے یہ ہے۔ کہ یہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے، اور دینی تعلیم دنیاوی تعلیم کی قربانی دے کر نہیں بلکہ اس کی قدر و قیمت میں اضافہ کرنے کے لئے دی جاتی ہے۔ ایک دیندار محنتی طالب علم اپنی ذہانت کے دوسرے طالب علم سے یقیناً اچھا رہتا ہے۔ دینداری اور دین کا علم اس کے کردار میں سنجیدگی۔ صبر اور محنت کے جذبات ابھارتے ہیں۔ اس کو فضولیات سے بچاتے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ تعلیم الاسلام کالج میں تفریح کے سامان نہیں جہاں تک ہمارا تجربہ ہے۔ جائز تفریح کے مواقع یہاں دوسرے کالجوں سے بہت زیادہ ہیں۔ دریائے چناب کے قرب نے کالج کی عظیم الشان عمارت کو اور بھی دلآویز بنا دیا ہے۔ اور اسے اقامتی (Residential) کالج کی حیثیت دے رکھی ہے۔ اگر آپ کو کھیلوں کا شوق ہے۔ تو اس میں بھی تعلیم الاسلام کالج آگے ہی ہے پیچھے نہیں

تعلیم الاسلام کالج کی مندرجہ ذیل خصوصیات آپ کی توجہ کے لائق ہیں:-

۱۔ رعایت دینے میں مذہب و فرقہ بندی کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ اور رعایتیں بھی دوسرے کالجوں سے بہت زیادہ دی جاتی ہیں۔

۲۔ ذہین اور مستحق طلبہ کو ہر قسم کی مالی امداد دی جاتی ہے۔

۳۔ سٹاف کوالیفائڈ اور یونیورسٹی کا منظور شدہ اور تجربہ کار ہے۔

۴۔ طلباء کی عملا جیتوں اور استعدادوں کو ابھارنے کے لئے کالج میں سوسائٹیاں اور مجلسیں قائم ہیں۔ مثلاً مجلس عمومی۔ بزم اردو۔ اکنامکس سوسائٹی۔ فلاسافیکل سوسائٹی۔ ہسٹاریکل سوسائٹی۔ سائنس سوسائٹی۔ مجلسِ ارشاد۔ مجلسِ عربی۔ مجلسِ فارسی وغیرہ۔

۵۔ سائنس لیبارٹریز جدید ترین آلاتِ سائنس اور سامان سے پوری طرح آراستہ ہیں۔

۶۔ ۱۹۵۵ء میں ایف اے (آرٹس) میں کالج کا ایک طالب علم صوبے بھر میں اول رہا۔ ۱۹۵۵ء میں ایف اے (آرٹس) میں ایک طالب علم نے یونیورسٹی بھر میں دوم پوزیشن حاصل کی۔ ویسے بھی جملہ امتحانات میں پاس ہونے والے طلباء کی اوسط ہمیشہ ہی یونیورسٹی کی اوسط سے زیادہ رہتی ہے۔

۷۔ سائنس پنجاب کے چوٹی کے کالجوں میں شمار ہوتا ہے۔ خود ماہرین تعلیم اس بات کے معترف ہیں۔ کہ تعلیم الاسلام کالج ہر لحاظ سے ایک معیاری کالج ہے۔

تعلیمی ماحول پُر سکون۔ فضا لہو لعب سے پاک۔

۸۔ سٹاف میں اکثریت ایسے اساتذہ کی ہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں تعلیم کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ اور جو خاص قربانی کر کے پورے اخلاص اور درد کے ساتھ طلباء کو پڑھاتے اور ان کی ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ غیر احمدی اساتذہ بھی سٹاف کی زینت ہیں۔

۹۔ اکثر دنیا کی عظیم شخصیتوں کو تقاریر کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ جس سے طلباء کو معلومات میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ گذشتہ سال نامور روسی اور امریکی سائنسدانوں اور عالمی عدالت انصاف کے جج چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے طلباء سے خطاب کیا۔

۱۰۔ کرکٹ۔ ہاکی۔ فٹ بال۔ والی بال۔ ٹینس وغیرہ کھیلوں کا انتظام ہے۔ اور بالخصوص کشتی رانی میں گذشتہ کئی سال سے امتیاز قائم چلا آرہا ہے۔

البتہ یہاں زندگی برباد کرنے والی اور کیریر (Career) تباہ کرنے والی وہ باتیں نہیں ہیں۔ جو بڑے شہروں میں ملتی ہیں۔ مثلاً یہاں سینما بینی۔ محض کوچہ گردی اور اس قسم کی دیگر خرافات نہیں ہیں۔ اگر آپ کو ایسی باتوں کی لت ہے۔ تو آپ یہاں ہرگز داخلہ نہ لیں۔ الا ماشاء اللہ آپ اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہوں۔ کیونکہ سوا تعلیم الاسلام کالج کے آپ کو یہ موقع کہیں نہیں مل سکتا۔ ہاں البتہ اور پھسلنے کی آرزو ہو تو خیر۔

آخر میں پھر سن لیجئے۔ کہ اس امر کے متعلق دو رائیں ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ کہ ہر احمدی طالب علم کو جو کالج میں داخلہ لینا چاہتا ہے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور صرف تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لینا چاہیئے۔

وما علینا الا البلاغ

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

ایف اے ایف ایس سی میڈیکل و نان میڈیکل میں داخلہ شروع ہے۔ مستحق مگر ذہین طلباء کو فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔ تفصیلات کے لئے کالج کے دفتر سے پراسپکٹس طلب فرمایئے۔

(مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

خریدارانِ الفرقان کے لئے ضروری اطلاع

رسالہ کی تاریخ اشاعت ہر ماہ کی ۷ تاریخ مقرر ہے۔ ماہ جون کا رسالہ ۷ تاریخ کو ڈاکخانہ میں دے دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ جملہ خریدار اصحاب کو پہنچ گیا ہوگا۔ ۱۵ جون تک جس خریدار کو رسالہ نہ پہنچے۔ وہ مہربانی فرما کر ڈاکخانہ سے شکایت فرمائیں۔ اور ہمیں کارڈ بھیج کر اور رسالہ طلب فرمائیں۔ ۱۵ جون کے بعد مطالبہ کرنے والے دوست کو رسالہ کی قیمت بھیجنی چاہیئے۔ جن احباب کو دفتر سے وی۔ پی کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ ان کے نام اس ہفتہ وی پی ہو رہے ہیں۔ وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

درخواست دعاء

خاکسار کی خالہ عائشہ بی بی صاحبہ مکان کی چھت سے گر پڑی تھیں۔ احباب ان کی مکمل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز میرے دوست بشیر احمد صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (خاکسار ظفر اللہ خاں دسہم بی)

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

556

انسان کے دو دائمی رفیق

از مکرم قاضی علی محمد صاحب خطیب جماعت احمدیہ سیالکوٹ

انسان کی ترکیب

بلحاظ اعمال و اخلاق انسان کے وجود کے دو حصے ہیں۔ ایک حیوانی دوسرا ملکوتی۔ یعنے ایک طرف تو اس میں حیوانی جذبات رکھ دیئے گئے ہیں۔ جیسے اس کا کھانا پینا چلنا پھرنا۔ سونا جاگنا۔ رنج و راحت محبت و غضب اور جنسی تعلقات وغیرہ۔ اور یہ وہ امور ہیں جن میں حیوان اور انسان ہر دو مساوی ہیں۔ ان میں انسان کو دیگر حیوانات پر کوئی برتری اور فضیلت حاصل نہیں ہے۔ دوسری طرف وہ ملکوتی صفات سے بھی بہرہ ور ہے۔ جو عقل ضمیر اور اخلاق فاضلہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ انسان میں نیکی اور بدی کی تمیز اور اعمال کی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہیں۔ اور یہی وہ حصہ ہے جو انسان کو دیگر حیوانات پر ایک امتیاز بخشتا ہے۔ لہذا جسم انسانی کے ان ہر دو حصوں کو چلانے کے لئے دو دائمی قرین مقرر کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک اصطلاح قرآنی کی رو سے جن کہلاتا ہے۔ دوسرا ملک یعنے فرشتہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے۔ ما منکم من احد الا وقد وکل قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای و لاکن اللہ اعانني علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر (مشکوٰۃ باب الوسوسہ۔ آئینہ کمالات اسلام صلا) فرمایا تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں۔ مگر اس کے لئے ایک ساتھی جنوں میں سے اور ایک ساتھی فرشتوں میں سے مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لئے بھی فرمایا ہاں میرے لئے بھی۔ پر اللہ تعالے نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرمایا ہے۔ اور میں اس سے سلامت رہتا ہوں۔ وہ مجھے سوائے اچھی بات کے اور کچھ نہیں کہتا۔ حضور کے اس ارشاد گرامی سے بھی بوضاحت تمام ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہر انسان کے لئے اللہ تعالےٰ نے دو دائمی رفیق مقرر کر رکھے ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام جن ہے۔ اور دوسرے کا نام ملک یعنے فرشتہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنے ارشادات گرامی میں اس نظریہ کی تصدیق فرماتے ہیں۔ فرمایا۔

"ہمارے قوٰے ہماری انسانیت کی کل چلانے کے لئے کافی نہیں ہیں ضرور ہمیں خارجی مددوں اور معاونوں کی ضرورت ہے۔ مگر قانون قدرت ہمیں بتلا رہا ہے کہ وہ خارجی مدد و معاون اگر چہ علت العلل ہونے کے خدا تعالےٰ ہی ہے۔ مگر اس کا یہ انتظام ہرگز نہیں ہے۔ کہ وہ بلا توسط ہمارے قوٰے اور اجسام پر اثر ڈالتا ہے بلکہ جہاں تک ہم نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں۔ اور جس قدر ہم اپنے فکر اور ذہن اور سوچ سے کام لیتے ہیں۔ صریح اور صاف اور بدیہی طور پر ہمیں نظر آتا ہے کہ ہر ایک فیضان کے لئے ہم میں اور ہمارے خداوند کریم میں علل متوسط ہیں۔ جن کے توسط سے ہر ایک قوت اپنی حاجت کے موافق فیضان پاتی ہے۔ پس اس دلیل سے ملائک اور جنات کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم نے صرف یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ خیر اور شر کے اکتساب میں صرف ہمارے ہی قوٰے کافی نہیں۔ بلکہ خارجی مددات اور معاونات کی بھی ضرورت ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۸۵)

حضور کی اس تحریر کی روشنی میں یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ کہ انسانی وجود کی کل کو چلانے کے لئے محض ہمارے قوٰے کافی نہیں ہیں۔ بلکہ خارجی معاونین یعنے جن اور ملائک کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اور انسانی خیر و شر کے اکتساب میں ان کا بھی حصہ ہے۔

انسانی وجود میں جن و ملک کا کام

انسان کے سارے اعمال اسکے حیوانی حصہ سے ہی ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ گویا جذبات حیوانی ہی اعمال کے انجن کو حرکت دیتے ہیں اور جذبات حیوانی کے انجن کو چلانے والے پرزے کو ہی اصطلاح قرآنی میں جن کہا گیا ہے۔ اور اس کی پیدائش آگ سے ہے جیسا کہ فرمایا والجان خلقناہ من قبل من نار السموم (الحجر ۳۴) کہ اس سے پہلے ہم نے جنوں کو تیز آگ سے پیدا کیا۔ اس لئے جن جو انسان کا دائمی قرین ہے۔ ناری مخلوق ہونے کی وجہ سے ہی انسانی جذبات میں جوش پیدا کرتا ہے۔ انسان کی ساری تیزی اور اشتعال انگیزی اسی جن کی وجہ سے ہے۔ اور اعمال کا صدور بھی اسی سے ہے۔

لیکن انسانی جذبات کے اس چلتے ہوئے انجن کی روک تھام کے لئے اور اسکو اعتدال پر رکھنے کے لئے ایک دوسرا پرزہ پیدا کیا گیا ہے۔ جس کو قرآن شریف کی اصطلاح میں ملک یعنے فرشتہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جو انسان کی عقل اور ضمیر کو تحریک دے کر جذبات کے چلتے ہوئے انجن کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کا رخ سیدھا رکھتا ہے۔ اور بوقت ضرورت اس کی بریک بھی باندھتا ہے۔ تا یہ جذبات کا تیز رو انجن بے قابو ہو کر انسان کی ہلاکت کا موجب نہ بنے۔ پس یہ دونوں پرزے یعنے جن و ملک انسانی وجود کی مشینری کو کامیاب طور پر چلانے کیلئے نہایت ضروری ہیں۔ اگر ایک پرزے کا کام اعمال کے انجن کو چلانا ہے۔ تو دوسرے کا کام اسکو اعتدال پر رکھنا ہے۔

خود انسان کی اپنی بنائی ہوئی مشینری کا بھی یہی حال ہے۔ اگر اس کو چلانے والا پرزہ بنایا جاتا ہے۔ تو ساتھ ہی ایسا پرزہ بھی لگا دیا جاتا ہے۔ جس سے مشینری اعتدال کے ساتھ چلائی جا سکے اور اس کی رفتار کو کم و بیش کیا جا سکے اور بوقت ضرورت اسے ساکن بھی کیا جا سکے۔ ریل۔ موٹر کار اور ہر قسم کی مشینریاں اس پر بین گواہ ہیں۔ ان میں اگر محض چلنے والے پرزے تو بنائے جاتے۔ لیکن ریگولیٹر اور بریکیں وغیرہ نہ بنائی جاتیں۔ تو یہ تیز رو مشینریاں بے قابو ہو کر سخت نقصان کا موجب ہوتیں۔ پس انسان کی جسمانی اور روحانی مشینری کو چلانے اور اعتدال پر رکھنے اور بوقت ضرورت ٹھہرانے کے لئے حق تعالےٰ نے جن و ملک دو ضروری پرزے انسان کے دائمی رفیق بنا دیئے ہیں۔

جن۔ شیطان۔ ابلیس

میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ جن انسانی وجود کا نہایت ضروری پرزہ ہے۔ اعمال انسانی کا یہی محرک اور مدد و معاون ہے۔ اس حد تک تو اس کا نام جن رکھا گیا ہے مگر جب یہ تیز رفتاری اختیار کر کے بے قابو ہو جاتا ہے۔ اور انسانی کنٹرول سے کلیۃً باہر ہو جاتا ہے

آپ کے فیض عام ہوتے ہیں

جو بھی تیرے غلام ہوتے ہیں ... کتنے عالی مقام ہوتے ہیں

اے مسیحا نفس! ترے انفاس ... وجہِ عیشِ دوام ہوتے ہیں

جن کی ہستی خدا کی مظہر ہے ... وہ صحابہ کرام ہوتے ہیں

تیرے ہاتھوں سے جو ملیں ساقی ... کتنے پُر کیف جام ہوتے ہیں

جاگ اٹھتی ہیں خفتہ تقدیریں ... جب بھی وہ ہمکلام ہوتے ہیں

اس طرف بھی ذرا نگاہِ کرم ... آپ کے فیض عام ہوتے ہیں

تیرے در کے فقیر اے محمود! ... مرجع خاص و عام ہوتے ہیں

قافلے نامراد رہتے ہیں ... جب کبھی سست گام ہوتے ہیں

اے خدا تیری راہ کے سالک

بے نیاز مقام ہوتے ہیں

([illegible] شاکر)

تکبر اسی سرکش جن کا نام شیطان رکھا جاتا ہے۔ شیطان کا لفظ شطن یا شیط سے ہے جس کے معنے دوری یا ہلاکت کے ہیں۔ کیونکہ یہ جن نافرمان ہو کر نیکی کے رستے پر چل کر خود ہلاک ہوگیا بلکہ اس نے انسان کو بھی ہلاکت اور تباہی کے گڑھے میں ڈال دیا اور خدا تعالیٰ سے دور پھینک دیا۔ جب یہ خود گمراہ ہو کر دوسروں کی گمراہی کا موجب بنتا ہے۔ تب شیطان کہلاتا ہے اور جب تک اس کی گمراہی کی قوت تکبر ہی محدود رہتی ہے۔ تو پھر اسی کا نام ابلیس رکھا جاتا ہے۔ جس کے معنے مایوسی اور ناامیدی کے ہیں۔ گویا رحمت الٰہی سے مایوس ہو کر مردود بارگاہ الٰہی ہو جاتا ہے۔ اور انسان قوت ملکوتی سے کام نہ لے اور اسے بیکار چھوڑ دے تو پھر شیطان اور ابلیس کا شکار ہو کر خود شیطان کہلانے لگتا ہے

کیا شیطان کو انسان پر غلبہ دیا گیا ہے؟

یہ غلط اور بے بنیاد خیال ہے کہ انسان پر شیطان کو کوئی غلبہ حاصل ہے۔ اس بارہ میں اعتراض کا صریح توڑ قرآن شریف میں موجود ہے۔ ان عبادی لیس لک علیہم سلطان الا من اتبعک من الغاوین (الحجر) فرمایا اے شیطان تجھے میرے بندوں پر کوئی غلبہ حاصل نہیں سوائے اس کے کہ گمراہوں میں سے کوئی خود تیری پیروی کرے۔ اور شیطان کا اپنا قول یوں مرقوم ہے۔ ما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی۔ (ابراہیم ع ۴) یعنی شیطان اپنے پیروؤں کو مخاطب کر کے کہے گا۔ کہ مجھے تم پر کوئی غلبہ حاصل نہ تھا۔ سوائے اس کے کہ میں تم کو بلاتا تھا۔ اور تم میری بات مان لیتے تھے۔

اور شیطان کو غلبہ ہو بھی کس طرح؟ کیونکہ وہ بدی کا محرک ہے۔ اور بہت کمزور ہے۔ تھوڑے سے مقابلہ سے ہی بھاگ جاتا ہے۔ اس کی مثال سانپ کی سی ہے۔ اس کی شرارت طبعی ہے۔ جیسے سانپ کے منہ میں زہر [illegible] سانپ کسی آدمی کو کاٹ نہیں سکتا۔ جب تک وہ اس کی زد میں نہ آجائے یا اس کے سوراخ میں انگلی نہ ڈالے۔ یا اس کے سر پر پاؤں نہ رکھدے۔ اسی طرح شیطان بھی کسی کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ خود اس کی طرف قدم نہ اٹھائے۔ اور اس کی زد میں نہ آجائے۔

سانپ کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے۔ [illegible] اسی کا پیدا کیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے نہ تو اس نے سانپ کو [illegible] کا حکم دیا ہے۔ اور نہ ہی اسے [illegible] کی ہلاکت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور نہ یہ اس کا منشاء ہے۔ کہ سانپ انسانوں کو ڈستے پھریں۔ بلکہ اس نے موذی جانوروں سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ پھر جس طرح سانپ کا زہر دور کرنے کے لئے کئی قسم کے تریاق پیدا کئے ہیں۔ اسی طرح شیطان کی گمراہی کے زہر سے بچنے کے لئے بھی کئی قسم کے روحانی تریاق پیدا کئے ہیں۔ جس طرح سانپ چاہتا ہے۔ کہ کوئی اس کی زد میں آئے۔ تو اسے کاٹ کھائے۔ اسی طرح شیطان بھی چاہتا ہے۔ کہ کوئی اس کے قابو میں آجائے۔ تو اسے گمراہی کے زہر سے ہلاک کردے۔ لیکن جس طرح سانپ کے صرف چاہنے سے کوئی شخص ڈسا نہیں جا سکتا۔ اسی طرح شیطان کے صرف چاہنے سے بھی کوئی شخص گناہ کے زہر سے ہلاک نہیں ہو سکتا۔ اس میں انسان کو اختیار حاصل ہے۔ کہ چاہے تو اس کی طرف قدم اٹھا کر ہلاک ہونا قبول کرے۔ چاہے تو اس کی مخالفت کر کے مامون و محفوظ ہو جائے۔

(۲) پھر اگر اللہ تعالیٰ شیطان کے زہر کا تریاق نہ پیدا کرتا۔ یعنی ملک (فرشتہ) کو انسان کا رفیق نہ بناتا۔ تو بھی یہ اعتراض کس حد تک درست ٹھہرتا۔ کہ انسان بیچارہ مجبور محض ہے۔ کچھ نفس امارہ کا پہلے ہی سے شکار تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک اور گمراہ کن رفیق پیدا کر کے اس کے لئے مزید گمراہی کا سامان پیدا کر دیا۔

حضرت امام الزمانؑ کا ارشاد

فرمایا "اگر خدا تعالیٰ فقط ایک داعی الی الشر ہی انسان کے لئے مقرر کرتا۔ اور داعی الی الخیر مقرر نہ کرتا۔ تو خدا تعالیٰ کے عدل اور رحم پر دھبا لگتا۔ کہ اس نے شر انگیزی اور وسوسہ اندازی کی غرض سے ایسے ضعیف اور کمزور انسان کو فتنہ میں ڈالنے کے لئے کہ جو پہلے ہی نفس امارہ ساتھ رکھتا ہے۔ شیطان کو ہمیشہ کا قرین اور رفیق ٹھیرا دیا۔ ...... مگر نیکی کی طرف بلانے والا کوئی ایسا رفیق مقرر نہ کیا۔ ......تا میزان کے دونوں پلے برابر ہوتے۔ مگر اب جبکہ قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا۔ کہ جیسے بدی کی دعوت کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کا قرین شیطان کو مقرر کر رکھا ہے۔ ایسا ہی دوسری طرف نیکی کی دعوت کے لئے روح القدس کو اس رحیم اور کریم نے دائمی قرین انسان کا مقرر کر دیا۔ .... تو اس وقت اس پاک اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم پر کون اعتراض کر سکتا ہے۔ بجز اس نادان کے جو صرف حیوانات کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ اور پاک تعلیم کے نور سے کچھ بھی حصہ نہیں رکھتا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۸۲، ۹۳)

(۳) یہ ایک امر مسلم ہے۔ کہ انسان بغیر کسی مخالفانہ قوت کے مقابلہ کے کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ ترقی روحانی ہو یا جسمانی۔ دینی ہو یا دنیاوی۔ کوئی شخص پہلوان نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ ایک طاقتور پہلوان کو اپنا مد مقابل بنا کر اس سے زور آزمائی نہ کرے۔ بلکہ اس قسم کے متعدد مقابلے کر کے اور اپنی قوت کو بڑھا کر رستم زماں تک کا لقب پا سکتا ہے۔ جتنے مردانِ حق نے روحانی رنگ میں ترقی کی ہے۔ نفسانی اور شیطانی قوتوں سے مقابلہ کر کے ہی حاصل ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو فرمایا۔ کہ مجھے اپنے جن پر غلبہ عطا کیا گیا ہے۔ تو یہ غلبہ اسی جدوجہد کا نتیجہ تھا۔ اور یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان مخالفانہ قوتوں کو پیدا نہ کرتا۔ جو انسان کی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ تو پھر انسان کی پیدائش ہی عبث ٹھہرتی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

خلاصۂ مضمون

۱۔ انسان کا وجود بلحاظ اعمال و اخلاق کے دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حیوانی۔ دوسرا ملکوتی اس لئے انسانی وجود کی مشینری کو چلانے کے لئے دونوں حصوں کے دو الگ الگ قرین مقرر کئے گئے ہیں۔ ایک جن دوسرا ملک

(۲) جن ناری مخلوق ہے۔ اور ملک نوری۔ ایک انسانی طبائع میں اشتعال پیدا کرتا ہے۔ تو دوسرا اسے ٹھنڈا کرتا ہے۔

(۳) محض ہمارے قویٰ انسانیت کی کل چلانے کے لئے ناکافی تھے۔ لہٰذا جن و ملک کو ان کا خارجی ممد و معاون بنا دیا گیا

(۴) انسان کا رفیق جن بنایا گیا تھا۔ اگر انسان اسکو ملکی صفات کی بریک نہ لگائے۔ تو پھر یہی جن شیطان کہلاتا ہے۔ جو انسان کو بھی شیطان بنا دیتا ہے۔

(۵) جب اس کی بدیاں انتہا کو پہنچ جاتی ہیں۔ تو رحمتِ الٰہی سے مایوس ہو کر ابلیس کہلاتا ہے۔

(۶) انسان پر شیطان کو کوئی غلبہ نہیں دیا گیا۔ انسان خود اس کی پیروی کر کے ہلاک ہوتا ہے۔

(۷) انسان ان شیطانی اور ابلیسی قوتوں سے مقابلہ کر کے ہی روحانی مدارج طے کر سکتا ہے۔

(۸) یہی ایک جن ہے جو انسان کا دائمی رفیق بلکہ اس کے خون میں رچا ہوا ہے۔ اس کے سوا کسی ایسے جن کا پتہ نہیں ملتا جو انسانوں بالخصوص عورتوں کو چمٹ جاتا ہے۔ (۹) یہی ایک جن ہے۔ جس کا ثبوت قرآن شریف۔ احادیث صحیحہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر بزرگانِ امت سے ملتا ہے۔

تعدد ازدواج اور تقویٰ شعاری و عدل

تعدد ازدواج کی صورت میں عورتوں میں عدل کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قطع نظر محبت کے عملی طور پر سب بیویوں کو برابر رکھنا چاہیئے۔ مثلاً پارچات۔ خرچ خوراک۔ معاشرت حتیٰ کہ مباشرت میں بھی مساوات برتے۔ یہ حقوق اس قسم کے ہیں۔ کہ اگر انسان کو پورے طور پر معلوم ہوں۔ تو بجائے بیاہ کے وہ ہمیشہ رنڈوا رہنا پسند کرے۔ خدا تعالیٰ کی تہدید کے نیچے رہ کر جو شخص زندگی بسر کرتا ہے وہی ان کی بجا آوری کا دم بھر سکتا ہے۔ ایسی لذات کی نسبت جن سے خدا تعالیٰ کا تازیانہ ہمیشہ سر پر رہے۔ تلخ زندگی بسر کر لینی ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔"

"قرآن شریف میں متفرق طور پر تقویٰ کا ذکر آیا ہے۔ لیکن جہاں کہیں بیویوں کا ذکر ہے۔ وہاں ضرور ہی تقویٰ کا بھی ذکر ہے۔ ادائیگی حقوق ایک بڑی ضروری شے ہے۔ اس لئے عدل کی تاکید ہے۔ اگر ایک شخص دیکھتا ہے۔ کہ وہ حقوق کو ادا نہیں کر سکتا۔ یا اس کی رجولیت کے قویٰ کمزور ہیں۔ یا خطرہ ہو۔ کہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو عذاب میں نہ ڈالے۔ تقویٰ یعنی شرعی ضرورت جو اپنے محل پر ہو۔ اگر موجود ہو۔ تو پہلی بیوی خود تجویز کرتی ہے۔ کہ خاوند اور نکاح کرے۔ آخری نصیحت ہماری یہی ہے۔ کہ اسلام کو اپنی عیاشیوں کے لئے سپر نہ بناؤ۔ کہ آج ایک حسین عورت نظر آئی۔ تو اس سے شادی کر لی۔ کل اور نظر آئی۔ تو اسے کر لیا۔ یہ تو گویا خدا کے مقام پر عورتوں کو بٹھانا اور اسے بھلا دینا ہوا۔"

"دین تو چاہتا ہے۔ کہ کوئی زخم دل پر ایسا رہے۔ جس سے ہر وقت خدا تعالیٰ یاد آوے۔ ورنہ سلب ایمان کا خطرہ ہے۔ اگر صحابہ کرامؓ عورتیں کرنے والے اور انہیں میں مصروف رہنے والے ہوتے تو اپنے سر جنگوں میں کیوں کٹواتے۔ حالانکہ ان کا یہ حال تھا۔ کہ ایک کی انگلی کٹ گئی۔ تو اسے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ تو ایک انگلی ہی ہے۔ اگر کٹ گئی تو کیا ہوا۔ مگر جو شب و روز عیش و عشرت میں مستغرق ہے۔ وہ کب ایسا دل لا سکتا ہے۔"

"جاننا چاہیئے کہ جو شخص شہوات کی اتباع سے زیادہ بیویاں کرتا ہے۔ وہ مغز اسلام سے دور رہتا ہے۔ ہر ایک دن جو چڑھتا ہے۔ اور رات جو آتی ہے۔ اگر وہ تلخی سے زندگی بسر نہیں کرتا۔ اور روتا کم بلکہ بالکل ہی نہیں روتا اور ہنستا زیادہ ہے۔ تو یاد رہے کہ وہ ہلاکت کا نشانہ ہے۔ استیفائے لذات اگر حلال طور پر ہو۔ تو حرج نہیں۔ جیسے ایک شخص ٹٹو پر سوار ہو۔ اور راستہ میں اسے ہاری وغیرہ اس لئے دیتا ہے۔ کہ اس کی طاقت قائم رہے اور وہ منزل مقصود تک اسے پہنچا دے۔ جہاں خدا تعالیٰ نے سب حقوق رکھے ہیں۔ وہاں نفس کا بھی حق رکھا ہے۔ کہ وہ عبادت بجا لاسکے۔" (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۲ء) (ناظر رشد و اصلاح)

بین الاقوامی تعلقات کے متعلق اسلام کی زرّیں ہدایات

(از فاروق احمد صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ)

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اس کا ہر حکم ہر امر حکمت پر مبنی ہے۔ اسلامی تعلیمات کا مطمح نظر یہ ہے کہ دنیا کے تمام ممالک مشترکہ اغراض کے لئے متحد ہو جائیں۔ اور ملکی آزادی کے باوجود ساری دنیا ایک حکومت کی طرح ہو جائے۔ تاکہ لڑائیوں اور جھگڑوں کا خاتمہ ہو جائے۔

جب تک دنیا میں یہ روح پیدا نہ ہو کہ لوگ مقامی امور کو اپنی مرضی کے مطابق طے کر کے باقی امور میں ایک ہو جائیں۔ اور لڑائی کی طرف میلان اور ایک دوسرے کے خلاف تیاریاں ختم کر دی جائیں۔ اس وقت تک دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ بین الاقوامی تعلقات کے سلسلے میں اسلام جو ہدایات دیتا ہے۔ ذیل میں مختصراً ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

یہ ہدایات حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پرمعارف تصنیف "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" میں سے اخذ کی گئی ہیں۔

دیکھا جاتا ہے کہ تمام لڑائیاں اور جھگڑے ایک دوسرے کے ملک پر طمع کی نظر رکھنے یا آپس میں ایک دوسرے سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام ان کے متعلق یہ حکم دیتا ہے۔ جو اس سلسلہ جنگ و جدل کو بالکل مٹا دیتا ہے۔ اول فرمایا:۔

ولا تمدن عینیک الی
ما متعنا به ازواجا
منهم زهرة الحیاة الدنیا
لنفتنهم فیه ورزق
ربک خیر و ابقیٰ (طٰہٰ ع)

یعنی اے مسلم تو اپنی آنکھوں کو دنیاوی نفع کی طرف جو تمہارے سوا دوسری اقوام کو ہم نے دے رکھے ہیں تاکہ ان کے اعمال کی آزمائش کریں۔ اٹھا اٹھا کر نہ دیکھ۔ اور تیرے رب نے جو تجھے دیا ہے۔ وہی تیرے لئے اچھا ہے۔ اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہے۔ یعنی مرنے کے بعد بھی وہ کام آئے گا۔ اور جو دوسری اقوام پر تعدی کر کے مال لوگے تو وہ نفع نہیں دے گا۔ اور نہ قائم رہے گا۔

دوسری بات اس قسم کے ناجائز [illegible] دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں

کوئی قومی مغائرت یا نفرت دل میں ہوتی ہے یا کسی وقت کسی قوم سے کوئی تکلیف پہنچی ہوتی ہے۔ پھر صلح بھی ہو جاتی ہے۔ اور معاملہ رفع دفع بھی ہو جاتا ہے۔ مگر ایک قوم اسکو دل میں رکھ لیتی ہے اور آہستہ آہستہ سے گزر کرتی چلی جاتی ہے۔ اور دباؤ یا دھوکے سے اس سے ناجائز فوائد اٹھانے شروع کر دیتی ہے۔ اسلام اسے ناپسند کرتا ہے۔ اور صرف سچائی کا معاملہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یا ایها الذین امنوا کونوا
قوامین لله شهداء بالقسط
ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ
الا تعدلوا۔ اعدلوا هو
اقرب للتقویٰ۔ واتقوا الله
ان الله خبیر بما تعملون
(مائدہ ع۲)

یعنی اے مومنو اپنے تمام کاموں کو خدا تعالیٰ کے لئے کرو۔ انصاف سے دنیا میں معاملہ کرو اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس امر پر نہ اکسائے کہ تم عدل کا معاملہ نہ کرو۔ تم بہرحال انصاف کا معاملہ کرو۔ یہ بات تقویٰ کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہی اپنی ڈھال بناؤ۔ اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔

ان دونوں احکام کے ماتحت کوئی حقیقی مسلمان حکومت بین الاقوامی تعلقات کو خراب کرنے کا موجب نہیں ہو سکتی کیونکہ مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ دوسری قوموں کے مالوں اور حکومتوں کی طرف کبھی طمع کی نگاہ نہ ڈالیں اور نہ صرف یہ کہ من حیث القوم با اخلاق ہوں بلکہ چاہیئے کہ من حیث القوم بھی با اخلاق ہوں۔ بین الاقوامی تعلقات میں ایک چیز آپس کے معاہدات ہیں۔ آیئے اب جائزہ لیں کہ اسلام نے اس بارے میں کیا پر حکمت احکام صادر فرمایا ہے۔ فرمایا:

ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها
من بعد قوة انکاثا تتخذون
ایمانکم دخلا بینکم ان تکونوا
امة هی اربیٰ من امة
(سورۃ نحل ع۱۳)

یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کے عہد کی پابندی لازم ہے۔ اسی طرح دوسری اقوام کے ساتھ جو عہد کئے گئے۔ ان کی پابندی بھی ضروری ہے سوائے معاہدات کی نگہداشت رکھو۔ ورنہ دنیا کا امن برباد ہو جائے گا۔ دخل کا لفظ بھی اسباب کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اس آیت سے تین معنے نکلتے ہیں۔

اول: یہ جائز نہیں کہ تم دوسری قوم سے اس لئے صلح کر لو کہ ابھی وہ طاقتور ہے۔ تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ معاہدہ کے بعد جب وہ تمہاری طرف سے غافل ہو جائے تو تم اندر ہی اندر تیاری کر کے ایک دن اس پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دو۔ سیاسی دنیا اس قسم کی حرکات ہمیشہ کرتی ہے۔ اسلام کی بنیاد چونکہ عدل۔ احسان ایتاء ذی القربیٰ پر ہے وہ اس فعل کو ناپسند کرتا۔ اور اس سے منع فرماتا ہے۔

دوم: ایسے معاہدات نہیں کرنے چاہئیں جن کی غرض یہ ہو کہ کسی کمزور قوم کے ساتھ بظاہر تو معاہدہ کیا جائے۔ اور دراصل غرض اس کے ملک پر قبضہ کرنے کی ہو۔ جیسا کہ یورپین قومیں کرتی رہی ہیں۔

سوم: تیسرے معنے اس کے یہ ہیں۔ کہ ایسے معاہدات ہرگز جائز نہیں۔ جن کی غرض معاہد قوم کو کمزور کرنا ہے۔ چاہیئے کہ جس سے صلح کرو اس سے پوری صلح کرو گو اس آیت میں بتایا کہ قومی برتری بے شک اچھی چیز ہے۔ لیکن دھوکہ اور فریب سے اس کا حصول ہرگز جائز نہیں۔ معاہدات کی غرض قیام امن ہونا چاہیئے۔

تیسری چیز۔ قوموں کے جھگڑوں کو مٹانے کے لئے اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے کہ

ان طائفتان من المومنین اقتتلوا
فاصلحوا بینهما فان بغت احدٰهما
علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتیٰ
تفیء الیٰ امر الله۔ فان فاءت
فاصلحوا بینهما بالعدل واقسطوا
ان الله یحب المقسطین (حجرات ع۱)

یعنی اگر دو قومیں مسلمانوں کی آپس میں لڑ پڑیں۔ تو ان کی آپس میں صلح کرا دو۔ دوسری قوموں کو چاہیئے کہ بیچ میں پڑ کر ان کو جنگ سے روکیں۔ اور جو وجہ جنگ کی ہے اسکو مٹائیں۔ اور ہر ایک کو اس کا حق دلائیں لیکن اگر باوجود اس کے ایک قوم باز نہ آئے اور دوسری قوم پر حملہ کر دے۔ تو سب قوموں کو چاہیئے کہ وہ مل کر اس قوم سے جو زیادتی کرتی ہے لڑیں۔ یہاں تک کہ خدا کے حکم کی طرف وہ لوٹ آئے۔ یعنی ظلم کا خیال چھوڑ دے پس اگر وہ اس امر کی طرف مائل ہو جائے۔ تو ان دونوں قوموں میں پھر صلح کرا دو۔ مگر انصاف اور عدل سے اور درستی سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس آیت میں بین الاقوامی صلح کے قیام کے لئے مندرجہ ذیل لطیف گر بتائے گئے ہیں

اول:۔ جب دو قوموں میں لڑائی کے آثار ہوں تو معاً دوسری اقوام بجائے ایک دوسرے کی طرفداری کے ان دونوں کو نوٹس دیں۔ کہ وہ قوموں کی پنچایت سے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کرائیں۔ اگر وہ منظور کر لیں تو جھگڑا مٹ جائے گا۔ لیکن اگر ان میں سے ایک نہ مانے اور لڑائی پر تیار ہو جائے تو دوسرا قدم یہ اٹھایا جائے کہ باقی سب اقوام اس کے ساتھ مل کر لڑیں۔ صاف ظاہر ہے کہ سب اقوام کا مقابلہ ایک قوم نہیں کر سکتی۔ ضرورت یہ ہے کہ جلد اسکو ہوش آ جائے۔ اور وہ صلح پر آمادہ ہو جائے۔ پس جب وہ صلح کے لئے تیار ہو۔ تو تیسرا اقدام یہ اٹھائیں کہ ان دونوں قوموں میں جن کے جھگڑے کی وجہ سے جنگ شروع ہوئی تھی۔ صلح کرا دیں۔ یعنی اس وقت فریق مخالف بنا کر خواہ اس سے معاہدات کرنے نہ بیٹھیں۔ بلکہ اپنے معاہدات جو پہلے تھے وہی رہنے دیں۔ صرف اس جھگڑے کا فیصلہ کریں۔ جس کے سبب جنگ ہوئی۔

چوتھے یہ امر مدنظر رکھیں۔ کہ معاہدہ انصاف پر مبنی ہو۔ یہ نہ ہو کہ چونکہ ایک فریق مخالفت کر چکا ہے۔ اسلئے اس کے خلاف فیصلہ کر دو۔ بلکہ باوجود جنگ کے اپنے آپ کو ثالثوں کی ہی صف میں رکھو۔ فریق مخالف نہ بن جاؤ۔

ان امور کو مدنظر رکھ کر اگر کوئی انجمن کوئی انٹرنیشنل بین الاقوامی کونسل بنائی جائے۔ جو ان امور پر عمل کرنے کا عزم رکھے تو دنیا میں یقیناً امن قائم ہو سکتا ہے

سب فساد اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اول جب جھگڑا ہوتا ہے۔ تو دوسری طاقتیں بیٹھی الگ تماشا دیکھتی ہیں۔ اور جب دخل دیتی ہیں تو الگ الگ کوئی کسی کے ساتھ کوئی کسی کے ساتھ ہر کوئی اپنے ملکی مفاد کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر دنیا کی اقوام اپنے لڑنے والوں کو سمجھائیں اور اپنے جھگڑے حکومتوں کی پنچایت کے ذریعہ طے کریں۔ اور توجہ دلائیں کہ لڑنے کی ضرورت نہیں۔ اور انصاف کے اس اصل کو مدنظر رکھیں کہ وہ پہلے سے کوئی خیالات قائم نہ کریں۔ بلکہ فریقین کی باتیں انصاف کے ساتھ سنیں۔ اور پھر فیصلہ دیں۔ جو فریق تسلیم نہ کرے۔ اور پنچایت کا فیصلہ نہ مانے تو سب مل کر اس سے لڑیں اور جب وہ زیر ہو جائے۔ تو نئے مطالبات پیش نہ کریں۔ بلکہ اصل جھگڑے کو حل کرا دیں۔ کیونکہ اگر ایسے مواقع پر شکست خوردہ قوم کو لوٹنے کی تجویز ہوگی تو اس طرح قوموں میں تنافس اور بغض بڑھے گا اور عدل سے کام لے کر انصاف کر دیں۔ صرف یہی وہ طریق ہے جس سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے

انصار اللہ کا پاکستان میں دوسرا سالانہ اجتماع

گذشتہ اجتماع پر مشورتی انصار میں یہ امر طے پایا تھا کہ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ماہ اکتوبر میں جلسہ اور جمعہ کے دن ہوا کرے اور یہ اجتماع خدام کے سالانہ اجتماع سے مختلف ہوں سو امسال ان شاء اللہ انصار کا دوسرا سالانہ اجتماع ماہ اکتوبر میں ہوگا۔ اجتماع کی تاریخوں اور پروگرام کا اعلان جلد ہی کیا جائے گا۔

گذشتہ سال انصار کے سالانہ اجتماع کا خرچ انصار پر نہیں ڈالا گیا تھا۔ لیکن آئندہ کے لئے مشورتاً انصار نے فیصلہ کیا تھا کہ اخراجات سالانہ اجتماع کے لئے ہر ایک رکن انصار سے ایک آنہ ماہوار یعنی ۱۲ سالانہ (علاوہ انصار کے ابواب چندہ کے اور چندہ تعمیر دفتر کے جو ایک ایک روپیہ سالانہ ہر فی رکن پر تین سال تک مقرر ہوا ہے) وصول کیا جائے۔ گویا اب آئندہ سے انصار کے سالانہ اجتماع کے لئے جملہ اخراجات اراکین انصار نے خود پورے کرنے ہوں گے۔

گذشتہ اجتماع انصار ہوئے سات ماہ ہونے کو ہیں۔ اس عرصہ میں اخراجات سالانہ اجتماع کی مد میں کم از کم نصف رقم داخل خزانہ ہو جانی چاہئے تھی۔ لیکن دفتر کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے ابھی تک اس مد میں ایک چوتھائی رقم بھی مرکز میں داخل خزانہ نہیں ہوئی اب دوسرے سالانہ اجتماع ہونے میں صرف پانچ ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے بلکہ اس سے بھی کم اگر اس چندہ کی وصولی کی رفتار یہی رہی تو اجتماع انصار کے اخراجات کے انتظام میں سخت مشکلات پیدا ہوں گی۔ قائد صاحب مال کو میں نے ہدایت کر دی ہوئی ہے کہ وہ آخر اگست ۱۹۵۶ء تک ہر ایک رکن انصار سے تمام سال کا چندہ سو فیصدی وصول کریں۔ وہ اس بارے میں اپنے طور پر کوشش کریں گے۔ امید ہے کہ ہر ایک مجلس انصار کے مہتمم صاحبان مال اور زعماء صاحبان اس چندہ کی فراہمی کے لئے پوری جدوجہد کریں گے۔ تا آخر اگست ۱۹۵۶ء تک یہ چندہ تمام کا تمام وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ تا کہ اجتماع انصار کے انتظامات میں روپیہ کی قلت کی وجہ سے کوئی دقت پیدا نہ ہو۔

یاد رہے کہ سالانہ اجتماع انصار کے انتظامات ماہ ستمبر سے شروع کئے جائیں گے۔ تب کہیں اجتماع کے وقت تک مکمل ہو سکیں گے۔

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ

حقہ نوشی سے اجتناب کی ہدایت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو۔ اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادت کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں۔ بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں میں حقہ کو منع کہتا ہوں اور ناجائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے۔" (البدر ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء)

احباب انصار اللہ! مندرجہ بالا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور حقہ کو ترک کر کے روحانی ترقی کے سامان کریں۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مکمل نام و پتہ ضرور لکھا کریں

بعض اوقات نظارت ہذا میں ایسی چٹھیاں بھی موصول ہوتی ہیں جن پر چٹھی بھیجنے والے کا نام و پتہ درج نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے ایسی چٹھیوں پر کوئی کارروائی کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ نظارت ہذا کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت چٹھی پر اپنا نام و مکمل پتہ صاف طور پر لکھا کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

انیس۱۹ سالہ بقایا داران کیلئے ضروری اعلان

انیس سالہ بقایا داران کے لئے یہ اعلان تو دیا جا چکا ہے اب پھر لکھا جاتا ہے کہ انیس۱۹ سالہ حساب اور رجسٹروں ایک دسویں سال سے اس سال کا اور دوسرے انیسویں سال کے رجسٹر سے سال ۱۱ تا ۱۹ نو سال کا نقل کیا جاتا ہے تا انیس۱۹ سالہ ایک رجسٹر پر حساب ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کی جائے کہ حضور تحریک جدید کی مختصر تاریخ لکھ دیں تا اس کے ساتھ فہرست دیگر چھپوا لیا جائے۔

اس عرصہ میں جو انیس سالہ حساب ایک رجسٹر پر کرنے میں صرف ہوگا اس میں جو بقایا دار اپنا بقایا سو فیصدی ادا کر لیں گے ان کے نام تو فہرست میں شامل کئے جائیں گے اور جو نہ ادا کریں گے ان کے نام افسوس کے ساتھ باوجود تین سال سے اوپر بقایا ادا کرنے کی جدوجہد کرنے کے کاٹ دیئے جائیں گے۔

دفتر وکیل المال تحریک جدید پھر ایک چٹھی کے ذریعہ بقایا داران کا سابقہ حساب دے کر توجہ دلا رہا ہے کہ وہ اس عرصہ میں اپنا بقایا ادا کریں۔ اگر کسی بقایا دار کو دفتر کی چٹھی کسی وجہ سے نہ ملے اور اس کا تھوڑا یا بہت بقایا ہو تو وہ وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو لکھے اس کا جواب بواپسی دیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ بشرطیکہ وہ اپنے وعدوں اور بقایا کے کچھ کوائف درج فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ورزشی مقابلہ جات کا انتظام کیجئے

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے خدام کے اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کا انتظام کریں اور وہ مجالس جن کے خدام کی تعداد پچاس سے زائد ہو ان کو چاہئے کہ اپنے طور پر فٹ بال۔ والی بال۔ ہیرو ڈبہ۔ ہاکی وغیرہ کے مقابلوں کا انتظام کر کے اپنی قریبی مجالس کو بھی دعوت شرکت دیں۔ اس سے جہاں خدام کے قوائے جسمانیہ و ذہنیہ ترقی پذیر ہوں گے۔ وہاں ان میں جذبات محبت و الفت کی افزائش بھی ہوگی۔ ایسے تمام پروگراموں کی مکمل رپورٹ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھیجنی اشد ضروری ہے۔

(مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سیکرٹریان مال کی توجہ کے لئے

بعض جماعتوں کی طرف سے سیکرٹریان مال چندہ عام بھیجتے وقت ساتھ تفصیل نہیں بھیجتے کہ کس کس دوست کی طرف سے کس قدر چندہ ادا کیا گیا ہے۔ جب تک ایسی تفصیل نظارت ہذا میں موصول نہیں ہو جاتی ایسی رقم بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہے۔ اور پھر اس بارہ میں خط و کتابت پر بھی ڈاک خرچ ہوتا ہے۔ لہٰذا سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ مہربانی کر کے چندہ عام کی اسم وار تفصیل ساتھ ارسال کیا کریں۔

ناظر بیت المال ربوہ

ضروری اطلاع

بعض ملازم احباب ایک جگہ سے تبدیل ہو کر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں یا بعض دوسری جگہوں سے تبدیل ہو کر آ جاتے ہیں۔ یا بعض بقضائے الٰہی فوت ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں مقامی کارکنوں کا فرض ہے کہ حالات کے ماتحت اپنے سالانہ بجٹ میں کمی یا بیشی کر کے نظارت ہذا کو ترمیم شدہ بجٹ سے فوری اطلاع دیں۔ ورنہ ایسے احباب کا بجٹ بھی اس جماعت کے حساب میں شمار ہو کر بصورت قرض ان کے ذمہ رہے گا۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) عاجز کے دو بچے بیمار ہیں۔ دوستوں اور بزرگوں سے التجا ہے کہ بچوں کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد چغتائی بی۔ اے سی بنگلہ نمبر ۲۳ [illegible] روڈ [illegible]

(۲) ہم لوگ نیا کام شروع کر رہے ہیں۔ نیز چند دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔ (شاہد مسعود دھاروالی)

(۳) میرے بھائی قریشی احمد شفیع صاحب خارش کی مرض میں مبتلا ہیں۔ جملہ احمدی بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

ماسٹر خدا بخش آڑھتی غلہ منڈی سرگودھا

چرچل کی پارلیمانی زندگی

ہربرٹ مارلیسن

مسٹر ونسٹن چرچل بلاشبہ بیسویں صدی کے پارلیمانی امور کے ماہرین کی صف میں ایک ممتاز جگہ پر کھڑے ہیں۔ آپ اس صدی کے آغاز میں پارلیمان میں داخل ہوئے اور اب تک وہاں موجود ہیں۔ حالانکہ اب وہ وزیر اعظم ہیں اور نہ ہی اپنی پارٹی کے لیڈر۔

آخر انہیں کس بات نے اتنا عظیم پارلیمانی ماہر بنایا؟ میرے خیال میں بہت سی خصوصیات ہیں۔ جن کے باعث انہیں یہ مقام حاصل ہوا ہے۔ ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ انہیں زبان پر قدرت حاصل ہے۔ وہ نہ صرف اچھے مقرر ہیں بلکہ ایک بہت بڑے مصنف بھی ہیں۔ وہ دار العوام کے مزاج اور نفسیات کو خوب سمجھتے ہیں۔ ان میں ایوان کو خطاب کرنے کی ایسی استعداد ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اسے خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ ان کی تقاریر میں گہرائی اور گیرائی کے علاوہ مزاح کی چاشنی بھی ہے۔ انہیں دار العوام سے محبت ہے۔ اور دار العوام اس محبت سے بخوبی آشنا ہے اور یہ ایک عظیم پارلیمانی ماہر کے لئے لازمی صفت ہے۔

جب انہیں ایسا مقرر نہیں کہتے۔ جس کا کام فی البدیہہ اور ترکی بترکی جواب دینا ہو۔ وہ اپنی تقاریر کی تیاری میں وقت لیتے ہیں۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ تقریر کے نکات کا مکمل مسودہ ان کے اپنے انداز نگارش میں سامنے رکھا ہو۔ وہ بغیر اطلاع کے مباحثات میں الجھنے کے قائل نہیں۔ اگرچہ کئی بار جب انہیں الجھایا گیا۔ تو وہ بڑی کامیابی سے عہدہ برآ ہوئے۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ انہوں نے بڑے تیقن سے کسی پارلیمانی طریق کار کا حوالہ دیا۔ اور دعویٰ کیا کہ وہ اس بارے میں زیادہ جانتے ہیں حالانکہ وہ خود اس بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔ لیکن یہ کوئی ایسی خطرناک بات نہیں۔ کیونکہ بہت سے وزرائے اعظم اور پارٹی لیڈر ایسے گزرے ہیں جو چیف وہپ اور ایوان کے لیڈر کی رہنمائی پر بھروسہ کرتے تھے۔

چرچل کی پارلیمانی زندگی کا ایک اور دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ان کی پارلیمانی زندگی میں کئی سال ایسے گزرے۔ جب وہ بحیثیت وزیر کابینہ میں شامل تھے۔ لیکن اس وقت کے وزرائے اعظم مسٹر بالڈون یا مسٹر چیمبرلین انہیں زیادہ پسند نہیں کرتے تھے۔ یہ دوسری جنگ عظیم سے پہلے کی بات ہے۔ یہ تجربہ آنجہانی لائڈ جارج کو بھی ہوا تھا۔ ان دونوں پارلیمانی ماہرین میں یہ استعداد قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی تھی۔ کہ جب تقریر کرنے کھڑے ہوتے تو پارلیمنٹ کے ممبر چیمبر میں فوراً آ جاتے۔ اور پارلیمنٹ میں جگہ نہ رہتی ممبر دور کو ان کی تقاریر سے عشق تھا۔ لیکن ایسا کبھی شاذ ہی ہوا کہ ان کی تقاریر کے باعث لابی میں ووٹنگ کے وقت پر کچھ اثر ہوا ہو۔ اس سے ان دونوں ماہرین کی تحقیر مقصود نہیں بلکہ یہ واضح کرنا ہے کہ رائے شماری کے وقت ان کی راہ میں کنزرویٹو پارٹی کا ڈسپلن اور روایات حائل ہو جاتی تھیں۔

جب ۵۱-۱۹۵۰ء میں لیبر وزارت برسر اقتدار تھی۔ تو وہ ایک موقعوں پر چرچل اپنی جانب ووٹ لانے میں کامیاب ہو گئے ایک موقعہ پر عام ووٹ ہو رہے تھے۔ اور مجلس حقوق کی رپورٹ پیش تھی۔ میرے خیال میں اس وقت وہ شرارت کرنے کی طرف زیادہ راغب تھے اور انہیں سوال کی اہمیت کا اتنا دھیان نہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایوان کو آمادہ کر لیا کہ وہ حکومت کا زاویہ نگاہ قبول نہ کرے۔ اور یہ درست تھا۔ کیونکہ حکومت نے کھلی رائے شماری کا اعلان کر دیا تھا۔ اور اب اس کا خمیازہ بھی بھگتنا تھا۔

وزیر اعظم کی حیثیت سے چرچل سوالات کے جواب دینے میں بڑے ہوشیار تھے۔ جب ان کا جی چاہتا تو آپ سیدھا صاف اور نرا جواب دیتے اور جب ان کی مرضی نہ ہوتی تو بات ٹال جاتے۔ وہ عموماً موقع محل کے مطابق جواب دیتے رہے۔ کبھی مدلل۔ کبھی مزاحیہ اور کبھی ہلکا پھلکا۔

جنگ کے دوران میں جب آپ نے بطور وزیر اعظم تقاریر کیں جو کبھی تو ترقی کے متعلق ہوتیں اور کبھی اپنی ناکامی کا اعتراف یہ تقریریں بڑی خوبصورت زبان میں ہوتی تھیں اور کئی دفعہ تیار کی جاتی تھیں۔ ان میں اپنی کوتاہیوں اور شکستوں کی داستان ہوتی تھی۔ عموماً ان تقاریر میں ہٹلر کے خلاف تلخی کا اظہار کیا جاتا تھا۔ لازماً ان سے ہٹلر کی ناراضگی بڑھتی ہوگی۔ لیکن ان سے سب طرف کی عوام کے حوصلے بہت بلند ہوتے رہے۔ میرا خیال ہے کہ دیانتداری سے قوم کو حالات سے آگاہ کرتے رہنے سے جو وہ جوش پیدا ہوا۔ جس نے جنگ کا سارا نقشہ ہی بدل دیا۔ (ماخوذ)

پاکستانی طلبہ کیلئے رہوڈز ٹرسٹ کا وظیفہ

لاہور ۹ جون رہوڈز ٹرسٹ آکسفورڈ نے اعلان کیا ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک پاکستانی طالبعلم کو دو سال کے لئے چھ سو پونڈ سالانہ کا وظیفہ دیا جائے گا ٹرسٹیوں کی منظوری سے یہ وظیفہ تیسرے سال کیلئے بھی جاری رکھا جاسکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تیسرے سال کا قیام طالبعلم کے مفاد کیلئے ضروری ہو اور اس کا سابقہ تعلیمی ریکارڈ قابل تحسین ہو۔ سفر کے اخراجات طالبعلم کو خود برداشت کرنے پڑیں گے۔

اس وظیفہ کے لئے درخواستیں انتخابی کمیٹی کے سیکرٹری کو جو لاہور میں ہیں۔ ۳۰ جون ۱۹۵۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ یہ وظیفہ اکتوبر ۱۹۵۷ء سے شروع ہوگا۔ وظیفہ کے حصول کے لئے ذیل کی شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے۔

امیدوار کی عمر ۱۹ اور ۲۵ برس کے درمیان ہو (۲) امیدوار غیر شادی شدہ ہو (۳) امیدوار پاکستان کا شہری ہو (۴) امیدوار نے ایم اے یا ایم ایس سی میں فرسٹ یا ہائی سیکنڈ کلاس ڈگری حاصل کی ہو۔ یا کسی پاکستانی یا ہندوستانی یونیورسٹی سے آرٹ یا سائنس میں فرسٹ کلاس ڈگری حاصل کی ہو۔

جس امیدوار کو یہ وظیفہ دیا جائے گا اس پر مضامین کے انتخاب کے سلسلہ میں کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ جس کالج میں وہ داخلہ لینا چاہیگا لے سکیگا۔ درخواست کے فارم رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

بھارتی راہنماؤں کو محاذ رائے شماری کے قائم مقام صدر کا انتباہ

نئی دہلی ۹ جون محاذ رائے شماری کے قائم مقام صدر مسٹر علی شاہ نے بھارت کے وزیر بے محکمہ مسٹر کرشنا مینن کے اس بیان کو چیلنج کیا ہے جس میں انہوں نے کشمیر کو بھارت کا جزو لاینفک قرار دیا تھا۔

ایک اخباری بیان میں جو سرینگر سے یہاں موصول ہوا ہے مسٹر علی شاہ نے کہا کہ بھارتی لیڈروں کے ذہنوں میں بڑی الجھن دکھائی دیتی ہے۔ کبھی تو وہ مہاراجہ سے حاصل کردہ مسودہ الحاق کی ڈھیل دیتے ہیں اور کبھی نام نہاد دستور ساز اسمبلی کا فیصلہ سامنے رکھ دیتے ہیں۔

مسٹر علی شاہ نے بھارتی حکمرانوں کو خبردار کیا ہے کہ مہاراجہ اور اسمبلی کے فیصلوں کی اساس پر الحاق کے مسئلہ کا حل تلاش کرنا ریت کے محل تعمیر کرنے کے مترادف ہے جو کسی وقت بھی گر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی لیڈر یہ کہتے نہیں تھکتے کہ کشمیری عوام اپنی قسمت بھارت سے وابستہ کر چکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو بھارت کو آزادانہ استصواب کے ذریعہ یہی فیصلہ حاصل کرنے میں شرم کیوں آتی ہے۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے مسٹر علی شاہ نے کہا کہ کشمیری عوام کا موقف یہ ہے کہ اقتدار اعلیٰ عوام کو حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنے اس اختیار کو استعمال کرنا چاہتے ہیں اور اس سلسلہ میں کسی کی کوئی بات سننے کو تیار نہیں۔ پنڈت نہرو خود بارہا یہ اعلان کر چکے ہیں کہ عوام کو اپنی مرضی کے مطابق اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ اقوام متحدہ کی بیشتر کوششوں کی سرگرمیاں بھی اسی نظریہ کے گرد گھومتی ہیں کہ اس سلسلے میں اختیار اعلیٰ عوام کو حاصل ہے۔

آخر میں انہوں نے عوام کو کہا کہ عوام حرت سے زور دے رہے ہیں کہ انہیں اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا موقعہ دینے کے لئے استصواب جلد سے جلد منعقد کیا جائے۔ ہم دنیا کو ایک بار پھر یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم کیا آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس راستے سے منحرف نہیں کر سکتی۔

مشرقی پاکستان میں سیلاب کا مقابلہ کرنے کیلئے فوج طلب کر لی گئی

تری پورہ کے پندرہ سو نالوں میں خوفناک طغیانی، وسیع علاقہ زیر آب

ڈھاکہ ۱۲ جون۔ مشرقی پاکستان کے بعض اضلاع میں سیلاب انتہائی نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔ دریائے گومتی کا بند کومیلا کے مغرب میں آٹھ مقامات سے ٹوٹ چکا ہے۔ اور سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فوج کی امداد طلب کر لی گئی ہے۔

گومتی کی سطح گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں دو فٹ بلند ہو چکی ہے۔ اور ابھی پانی تیزی سے چڑھ رہا ہے سیلاب کی وجہ سے کومیلا میں پندرہ سو مکانات منہدم ہو گئے۔ دھان کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اور کومیلا سے پندرہ میل دور ایک ریلوے پل پانی سے بہہ گیا۔

خوفناک سیلاب

مشرقی پاکستان کے تین ارکان اسمبلی مسٹر آسوتوش سہنا، ہارون الرشید اور پرکاش چندر داس نے ایک مشترکہ بیان میں حکومت کی توجہ دریائے گومتی کے شکستہ بند کی فوری مرمت کی طرف دلائی ہے اور کہا ہے ——— کہ یہ بند کومیلا کے مغرب میں آٹھ مقامات سے ٹوٹ چکا ہے۔ اور اس سے ایک وسیع علاقہ زیر آب آ گیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ شدید متاثرہ علاقوں میں طیاروں کے ذریعہ خوراک پہنچائی جائے۔

مشترکہ بیان کے مطابق ٹپرہ کا ضلع گزشتہ دو سالوں کی طرح خوفناک سیلاب کی زد میں ہے۔ طوفانی موسم میں کئی دن کی لگاتار شدید بارشوں کی وجہ سے پانی کی سطح بہت بلند ہو گئی ہے۔ دریائے گومتی جو تری پورہ کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے کی سطح گزشتہ کئی سالوں کے زبردست سیلابوں سے دو فٹ بلند ہو گئی ہے۔ کومیلا کے شمال میں کئی اور جگہوں پر بند کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ بعض مقامات پر تو پانی بند کے اوپر سے گذر رہا ہے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فوج کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ اور فوجی نوجوان پانی کے بہاؤ کو روکنے کے لئے بند پر مٹی اور ریت کی بوریاں پھینک رہے ہیں۔ اس پانی سے ملدیہ کے علاقہ میں وقتی پندرہ سو مکانات منہدم ہو چکے ہیں۔ ان میں زیادہ تر گھر غریب لوگوں کے ہیں۔

پندرہ سو نالوں میں سیلاب

نالوں میں پانی تیزی سے بھر رہا ہے۔ تری پورہ کی پہاڑیوں میں پندرہ سو نالوں اور اس کے ارد گرد علاقوں میں پانی غیر معمولی تیزی سے بھر رہا ہے۔ ان میں سے ندی اور گڈھی کے دریا بھی شامل ہیں۔ دریائے ندی میں انسانوں اور مویشیوں کی لاشیں بہتی دیکھی گئی ہیں۔ پانی

مشرقی پاکستان کو چاول کی ترسیل

ڈھاکہ ۱۱ جون۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق ۱۷ ہزار ٹن سے زیادہ چاول مشرقی پاکستان پہنچ چکا ہے۔ یہ چاول کلکتہ سے براہ راست مشرقی پاکستان کے مختلف علاقوں میں بھیجا گیا ہے۔ چار امریکی جہاز ۳۴ ہزار ٹن چاول لے کر چاٹگام پہنچ چکے ہیں۔ آئندہ دو ہفتوں میں ۱۸ ہزار ٹن مزید چاول چاٹگام اور چالنا کی بندرگاہوں میں پہنچ جائے گا۔ برما سے چھ ہزار ٹن اور مغربی پاکستان سے چار ہزار ٹن چاول مشرقی پاکستان بھیجا جا رہا ہے۔

پاکستانی فٹ بال ٹیم لنکا جائے گی

کراچی ۱۱ جون۔ پاکستان کی ایک فٹ بال ٹیم اس سال اگست اور ستمبر کے درمیان لنکا سرکاری دورے پر جائے گی۔ لنکا کی فٹ بال فیڈریشن نے پاکستان کی فٹ بال فیڈریشن کو ایک پاکستانی ٹیم لنکا کے دورے پر بھیجنے کی دعوت دی تھی۔ جسے منظور کر لیا گیا ہے۔

کراچی کے ساحلی سمندر میں طوفان

کراچی ۱۱ جون۔ گذشتہ دو روز سے کراچی کا نواحی سمندر طوفانی حالت سے دوچار ہے۔ آج ایک بہت بڑی لہر نے اربوں ٹن ریت لا کر لیاری، کالری، رانجام۔ کالونی۔ کلفٹن اور ہاربی پور کے نشیبی علاقوں میں ڈال دی ہے۔ یہ طوفان شہر کی بدرروں کے نظام پر بھی اثر انداز ہوا ہے۔ دریائے لیاری اٹھا بہنا شروع ہو گیا۔ لیاری۔ نیو کالری اور انجام کالونی میں تقریباً اڑھائی ہزار جھونپڑے پانی سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ ان میں سے کئی پانی کے ریلے میں بہہ گئے ہیں۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی

★ جاکرتہ ۱۱ جون۔ انڈونیشیا کے پارلیمانی ترجمان نے کل بتایا کہ ایران نانندگان میں آئندہ ہفتے مغربی نیوگنی کا ایک صوبہ بنانے کے بل پر بحث شروع کی جائے گی۔

بل کے مطابق مجوزہ صوبہ مغربی نیوگنی کا وہ علاقہ شامل ہے جس پر ابھی تک انڈونیشی حکومت کی مرضی کے بغیر ہالینڈ نے قبضہ ... م کے اچانک پہاڑ سے کومیلا ... تقریباً سولہ میل شمال میں ... کے قریب ... ٹوٹ پھوٹ گیا ہے

ارجنٹائن میں فوجی بغاوت پر قابو پا لیا گیا

۴۳ باغیوں کو گولی مار دی گئی

بوئنس آئرس ۱۱ جون۔ ارجنٹائن میں پرسوں رات پھر بغاوت ہو گئی تھی۔ باغیوں کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا۔ کہ انہوں نے صدر آرام بورا لمبرون کی کابینہ کے تمام ارکان کو گرفتار کر لیا ہے۔ گذشتہ نومبر میں فوجی بغاوت سے سابق صدر پیرون کے ڈکٹیٹرانہ نظام حکومت کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اس جدوجہد میں جنرل آرام بورا نے نمایاں کردار سرانجام دیا تھا۔ چنانچہ بغاوت کے سات ہفتے بعد جنرل اڈوارڈو لونارڈی کے دور اقتدار کے خاتمہ پر جنرل آرام بورو سربراہ اقتدار ہو گئے۔ صدارت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد جنرل آرام بورا نے یقین دلایا تھا۔ کہ عام انتخابات عنقریب کرا دیئے جائیں گے۔ لیکن یہ وعدہ ہنوز شرمندۂ تعبیر نہیں ہوا۔

بغاوت کی ابتدا مختلف مقامات پر پولیس کے تھانوں اور اسلحہ خانوں پر بیک وقت حملوں سے ہوئی۔ بغاوت کی اطلاع ملنے کے فوراً بعد سارے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ سرکاری اعلان کے مطابق کل صبح جن ۱۸ اشخاص کو پھانسی دی گئی۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جو بوئنس آئرس کے مضافات میں ایک تھانہ پر حملہ کے دوران گرفتار ہوئے تھے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق فوج کے وفادار دستوں نے باغیوں کی کمر توڑ دی ہے۔ اور بغاوت کچل دی گئی ہے۔

صدر آرام بورو نے قوم کے نام ایک نشری پیغام میں کہا ہے۔ کہ اب حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ محکمہ خفیہ پولیس کے ایک افسر اعلیٰ نے بتایا ہے۔ کہ اب تک ۴۳ باغیوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس بغاوت کے ذمہ دار لیڈروں پر فوجی عدالت میں سرسری طور پر مقدمے چلائے جائیں گے۔

تخفیف اسلحہ پر سمجھوتے کی خواہش کا اظہار

لندن ۱۱ جون۔ یہاں کے سفارتی حلقوں کے مطابق برطانیہ روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن کے حالیہ خط کے جواب میں روس کو یاد دلائے گا۔ کہ برطانیہ کی رائے میں مغربی ممالک کی مسلح فوجوں میں کمی۔ تخفیف اسلحہ کے متعلق ایک مبسوط سمجھوتے کے ذریعہ ہونی چاہیئے۔ برطانوی افسروں نے یہاں کل کہا ہے۔ کہ اگرچہ برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن نے روسی فوجوں میں کمی کے اقدام کا خیر مقدم کیا ہے۔ لیکن انہوں نے برطانیہ کی اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ کہ تخفیف اسلحہ پر ایک مبسوط سمجھوتہ ہونا چاہیئے۔ جس میں فوجیں عام اسلحہ اور ایٹمی ہتھیار شامل ہوں۔

حبیب بورقیبہ کو مصر آنے کی دعوت

قاہرہ ۱۱ جون۔ وزیر اعظم مصر کرنل ناصر نے تیونس کے وزیر اعظم مسٹر حبیب بورقیبہ کو ان تقاریب میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ جو ۲۰ جون کو سویز کے علاقہ سے آخری برطانوی سپاہی کے انخلاء کے موقع پر ہونے والی ہیں۔

بمبئی میں مظاہرین پر لاٹھی چارج

بمبئی ۱۱ جون۔ یہاں پولیس نے ایک ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا۔ اس سے پیشتر پولیس نے مہاراشٹری مظاہرین کے ایک گروہ کو گرفتار کر لیا تھا۔ جس پر ہجوم نے پولیس پر سنگباری شروع کر دی۔ پولیس نے کل شہر کے مختلف علاقوں سے ۱۵۱ رضاکاروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق اس لاٹھی چارج سے کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔

تجارتی نرخ

لائلپور مارکیٹ

صرافہ:۔ سونا خالص -/۱۰۸ چاندی تیزابی -/۱۷۴ چاندی تھوبی -/۱۶۷ سکہ -/۱۵۱ پونڈ -/۶۸

کریانہ:۔ دھنیا ۴۰ تا -/۴۶ سوگی -/۵۰ تا -/۵۶ گل گلاب ۸۰ تا -/۱۰۵ زیرہ سفید -/۵۸ تا -/۶۰ زیرہ سیاہ -/۱۶۰ تا -/۱۸۰ تا -/۲۰۰ سنڈھ -/۴۴ چھوہارے -/۶۰ تا -/۶۲ روپے ہلدی پاکستانی -/۹۵ سونف -/۳۶ سونف انڈیا -/۴۸ دار چینی -/۱۰۰

اجناس۔ گندم ۹/۱۲ تا ۹/۱۴ روپے چنا -/۹/۵ تا ۹/۷ گڑ -/۲۸ تا -/۳۰ شکر ۲۸ تا ۳۰۔ تارامیرا ۱۲/۸ تا -/۱۴ مونگی جھنگ -/۲۰ مونگی بہاولپور -/۲۳ تودیہ -/۱۷ تا ۱۹/۸ کھانڈ -/۵۰ تا -/۶۰ مکئی -/۱۴ تا -/۱۴ ۱۷/ گوارا -/۱۶ تا ۱۸/۸۔ دال مسور ۱۴/۱۲ تا -/۱۵ باجرہ -/۱۲/۰ ۱۳ تا -/۱۳/۸ روپے چری -/۱۴ تا ۱۸/۸ روپے۔